علامہ احسان الٰہی ظہیر

جناب حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان کے رفقاء اہل حدیث کی شہادت ایک ایسا درد انگیز اور المناک واقعہ ہے جس کی مثال برصغیر کی تاریخ میں اس سے قبل ناپید ہے۔ یہ پوری جماعت اہل حدیث کی قیادت کو ختم کرنے کی ایک سوچی سمجھی اور منظم سازش تھی دراصل علامہ احسان الٰہی ظہیر کی عبقری موثر اور جاندار شخصیت نے جماعتی تنظیم کو ایسا جاندار اور موثر بنا دیا کہ باطل قوتیں حیران اور لرزہ براندام تھیں علامہ مرحوم نہ صرف ایک عالم دین تھے جیسا کہ ایک عالم کی موت پر کہا جاتا ہے موت العالم موت العالم بلکہ وہ بیک وقت عظیم سکالر محقق، بالغ نظر سیاست دان، داعی تحریک اور مملکت خطابت کے بلاشرکت غیرے حکمراں تھے قدیم و جدید علوم پر یکساں نظر رکھتے تھے۔ تحریر و تقریر پر پوری طرح قادر تھے فصاحت و بلاغت سے لبریز ٹھوس علمی و عقلی دلائل سے بھرپور ہونے کے ساتھ ساتھ جاندار اور موثر تھی کہ عوام اور خواص یکساں مستفید ہوتے لاہور میں اہم قومی نوعیت کا جلسہ بھی ان کی شرکت کے بغیر کامیاب نہ ہوتا الغرض علمی، سیاسی اور دینی دونیا میں انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا تھا نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک احترام و عقیدت کی نگاہ سے دیکھے جاتے عالم عرب کو تو انہوں نے اپنی تقاریر و تصانیف سے ایک نئی سوچ اور نیا رنگ دیا تھا جس سے ان کے مخالفین گھبرا گئے اور انہیں "خطرناک شخصیت" قرار دیا جانے لگا حقیقت تو یہ ہے کہ مصلحت سے بے نیاز انہوں نے جس طرح کلمہ حق بلند کیا آج کے دور میں وہ انہی کا حصہ ہے اور ایک ایسا عطیہ خداوندی ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں